آج گاندھی جی کی سالگرہ کے دن ہم سب ان کے ایک آدرش یعنی اردو یا ہندوستانی زبان کی ترقی کا اور ملک میں اس کو پھیلانے کا کام اپنے سر لیتے ہیں اور کہتے ہیں۔

زندہ باد گاندھی پائندہ باد ہندوستانی

(بقیہ حاشیہ صفحہ گذشتہ) جو یہ کہے کہ ریختہ کیونکہ ہو رشک فارسی

گفتۂ غالب ایک بار اس کو ذرا دکھا کہ یوں

فارسی کلام میں لفظ اردو استعمال کیا ہے۔

فارسی تا بہ بینی نقشہائے رنگ رنگ

بگزر از مجموعۂ اردو کہ بے رنگ منست

ایک قطعہ عارف کی طرف ہے جس کا شعر ہے

اے کہ میراث خوار من باشی اندر اردو کہ آن زبان من ست

اور خطوں میں اپنے اردو کلام کو ہندی نام دیتے ہیں چنانچہ مرزا یوسف علیخاں عزیز کو ایک خط میں لکھتے ہیں "مگر میرا کلام میرے پاس کب تھا کہ ملتا؟ ہاں بھائی ضیاء الدین خاں صاحب اور ناصر حسین مرزا صاحب ہندی اور فارسی نظم ونثر کے مسودات مجھ سے لے کر اپنے پاس جمع کر لیا کرتے تھے"

مرزا تفتہ کو ایک خط میں لکھتے ہیں۔

اپنے ہندی کلام میں سے ڈیڑھ شعر یعنے ایک مقطع اور ایک مصرعہ یاد رہ گیا ہے۔

دیکھئے خطوط غالب مرتبہ منشی مہیش پرشاد ص۱۹۵

سلسلۂ تاریخ ملت — نبی عربی صلعم

تاریخ ملت کا حصہ اول جس میں متوسط درجہ کی استعداد کے بچوں کے لیے سیرت سرور کائنات صلعم کے تمام اہم واقعات کو تحقیق، جامعیت اور اختصار کے ساتھ بیان کیا گیا ہے، جدید ایڈیشن جس میں اخلاق سرور کائنات کے اہم باب کا اضافہ کیا گیا ہے اور آخر میں ملک کے مشہور شاعر جناب ماہر القادری کا سلام بہ درگاہ خیر الانام بھی شامل کر دیا گیا ہے کورس میں داخل ہونے کے لائق کتاب ہے۔ قیمت عہ مجلد عہ بقیہ حصص خلافت راشدہ ہیے، خلافت بنی امیہ ہیے،

امیر الامراء نواب نجیب الدولہ ثابت جنگ
اور
جنگ پانی پت

(۷)

(مفتی انتظام اللہ صاحب شہابی اکبر آبادی)

ہر دو لشکر میں توپخانہ سپاہ کی صفوں کے آگے تھا اس کے پیچھے شتر سوار مع بندوق اور زنبورک اور درانیوں کی فوج میں بعد شتر سواروں کے ایرانی بندوقچی تھے اور دونوں لشکروں کی صف باہم متوازی نہ تھی بلکہ ایک جانب جھکی ہوئی تھیں اس لئے برخوردار خاں اور امیر بیگ اور دوندے خاں کے گروہ بہت جلد ابراہیم خاں گاردی کی فوج کے قریب پہنچ گئے۔

۷ جنوری ۱۷۶۱ء کا دن قیامت خیز تھا گولہ اور بان تیر و تفنگ ہر دو فوجوں کے چلنے لگے۔

گولہ اندازی | مرہٹوں کی توپیں زیادہ بلے کی تھیں اس لئے ان کے گولے صف فوج درانی سے ایک میل پیچھے جا کر زمین پر گرتے تھے اور فوج میں کچھ نقصان نہ آتا تھا اور مسلمانوں کے لشکر سے وزیر اعظم شاہ ولی خاں کے غول کے سوا دوسرے گروہ سے گولا نہیں چلتا تھا جس عرصہ میں کہ دونو صفیں مقابلہ پر بڑھتی چلی آتی تھیں ابراہیم خاں گاردی گھوڑے پر سوار اپنے غول سے جدا ہو کر بہاؤ کے پاس گیا اس کا لنگوٹیا یار تھا پہلے سلام کیا اور عرض کی کہ آپ بہ سبب تقاضائے تنخواہ کے مجھ سے مدت سے ناراض ہیں اس مہینے میں خزانہ

لٹ جانے کے باعث میری فوج نے طلب نہیں پائی لیکن مضائقہ نہیں آج آپ دیکھیں گے کہ ہم نے آپ کا نمک مفت نہیں کھایا یہ بات کہہ کر گھوڑے کو ایڑ دی اور اپنے گروہ میں پہنچ کر فوراً حکم دیا کہ نشان آگے بڑھا دیں دو سو توپیں ساتھ، دس ہزار جوان جلو میں ایک نشان اپنے ہاتھ میں لے کر حکم دیا کہ توپ اور بندوق موقوف کرو بعد اس کے دو پلٹنیں برخوردار خاں اور امیر خاں کے مقابلہ پر متعین کیں تاکہ وہ لوگ بازو پر حملہ نہ کریں اور خود سات پلٹنوں سے شمشیر برہنہ دوندے خاں اور حافظ رحمت خاں کی فوج پر قیامت خیز حملہ بول دیا۔[1]

اس حملہ سے حافظ الملک کی فوج تباہ ہوئی پھر شاہ ولی خاں کی طرف یعنی قلب پر ٹوٹ پڑا۔

سیندھیا اور ہولکر

سیندھیا اور ہولکر نے مل کر مسلمانوں کے بائیں بازو یعنی نجیب الدولہ پر حملہ کیا

نجیب الدولہ اور جھنکوجی سیندھیا کی آویزش

نجیب الدولہ نے اپنے پیادوں کے ساتھ جھنکوجی سیندھیا کی فوج پر دباؤ ڈالا اور بیک وقت ڈیڑھ ڈیڑھ ہزار گولے ان کے سپاہیوں نے مرہٹوں پر پھینکے ان کی آواز سے دل دہلتے تھے اور دھوئیں کی تاریکی میں کچھ نظر نہیں آتا تھا اس دھوئیں کی آڑ میں نجیب الدولہ کے آدمی آگے بڑھتے رہے اور مرہٹے بوجہ تاریکی ان پر گولیاں چلانے یا بھالوں سے حملہ آور ہونے کا پورا موقعہ نہ پا سکے اس کے بعد پیادوں نے دو طرفہ ہٹ کر توپوں کو آگ برسانے کا موقعہ دیا جس سے جھنکوجی سیندھیا کی فوج اور ہولکر کے دستوں کو پیچھے ہٹنے کے سوا کوئی چارہ کار نظر نہیں آیا اور مرہٹہ لائن میں اس طرف خمیدگی واقعہ ہوئی۔"

شاہ پسند خاں اور ہنوار

نجیب الدولہ کی بائیں طرف شاہ پسند خاں افغانوں کا مشہور سردار معہ فوج کے بڑھتا آیا۔ یہ دلاور و آزمودہ کار سردار ایسی قوت کے ساتھ لڑ رہا

---

[1] ذکر پانی پت کی لڑائی (معلم العلمہ جلد اول ص ۶۴ نمبر ۵ مئی ۱۸۵۹ء)

تھا کہ مرہٹوں کو اس کے سامنے دم لینے کی فرصت نہ ملتی تھی اور ہنواڑ کے جو دستے اس کے مقابل تھے ان کی قوت برابر گھٹتی جاتی تھی۔"

نجیب الدولہ ہولکر

نواب نجیب الدولہ مثل شیر کے ہلکر پر جھپٹا نجیب آبادی پٹھانوں نے اس موقعہ پر وہ جوہر شمشیر زنی دکھائے کہ چشم فلک نے اس سے پہلے نہ دیکھے تھے۔ ہلکر کی فوج مثل ککڑی کے کٹنے لگی۔ تھوڑے عرصہ میں میدان جنگ میں کشتہ کے پشتہ لگ گئے ہلکر نے یہ رنگ جو دیکھا راہ فرار اختیار کی سیندھیا کسی قدر جم کر لڑا بالآخر لنگڑا ہو کر وہ بھی بھاگا نجیب الدولہ کی فوج کے دو دستوں نے دونوں کا کئی کئی میل تک تعاقب کیا

ابراہیم کا قید ہونا

ابراہیم خاں گاردی جب قلب پر حملہ آور ہوا ہے تو ہنگامہ رستخیز برپا ہوا عطائی خاں جو بڑا بہادر اور نامور سردار تھا۔ اور شاہ ولی خاں اشرف الوزرا کا برادر زادہ تھا وہ اس ہنگامہ میں کام آیا۔ بشواس راؤ نے چالیس ہزار سواروں سے قلب پر حملہ کیا۔ ابراہیم خاں نے بشواس راؤ کو فارغ کر کے خود قلب پر اپنا پورا آخری زور ڈالا مگر اس موقعہ پر اشرف الوزرا نے پوری داد شجاعت دی اور ان کے ہمراہیوں نے ڈٹ کر مقابلہ کیا جس کا نتیجہ یہ ہوا افغانی فوج کے ہاتھوں ابراہیم خاں گاردی کی فوج کل کی کل ختم ہوئی اور ابراہیم گرفتار کر لیا گیا پابہ زنجیر کر کے خیمہ شاہ ولی خاں میں پہنچا دیا گیا۔

مگر قلب کی حالت بہت ہی خراب ہو گئی افغانی بہت سے کام آئے۔ اور کچھ پیچھے ہٹے شاہ ولی خاں پھر اپنی صفوں کو درست کرنے میں مصروف ہوئے اور ابھی صفیں درست بھی نہیں ہونے پائیں تھیں کہ بسواس راؤ نے شجاعانہ انداز سے زور ڈالا جس کا بڑا اثر فوج پر پڑا ان پیہم سخت حملوں نے یہاں تک نوبت پہنچائی کہ شاہ درانی کے پاس خبر پہنچی کہ فوجی بھاگنے لگے ہیں۔"

(باقی آئندہ)